

## دور حاضر میں مذہبی و سماجی ہم آہنگی کی اہمیت

بقلم

آندرولا کامینارا اور ڈاکٹر قبلہ ایاز

فروری کے پہلے سات دن ہم عالمی بین المذاہب ہم آہنگی کے ہفتے کے طور پر منا رہے ہیں۔ عالمی بین المذاہب ہم آہنگی ہفتہ کی قرارداد اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے 2010 میں پیش کی تھی۔ اس قرارداد میں جنرل اسمبلی نے اس امر کی نشاندہی کی کہ مختلف مذاہب کو ماننے والوں کے مابین افہام و تفہیم اور باہمی گفت و شنید امن کو فروغ دیتی ہے۔ یہ ہفتہ منانے کا مقصد مختلف عقائد سے جڑے لوگوں کے مابین مفاہمت، تعاون اور ہم آہنگی کی ضرورت کا شعور اجاگر کرنا ہے۔

یہ تبھی ممکن ہے جب تمام متعلقہ افراد اس مقصد کے حصول میں اپنا کردار ادا کریں۔ تنازعات اور عدم برداشت سے گھری اور بڑھتی ہوئی سیاسی و معاشی پیچیدگیوں کی شکار اس دنیا میں امن اور خوشحالی کے لئے مختلف مذہبی عقائد کے مابین پر امن بقائے باہمی ناگزیر ہے۔ بین المذاہب ہم آہنگی عالمی وسائل بشمول موجودہ عالمی وبا سے نمٹنے میں کلیدی حیثیت رکھتی ہے۔ مشترکہ نظریات کی اہمیت آج سے زیادہ کبھی نہ تھی اور اس ضمن میں یہ ضروری ہے کہ ہم باہمی محبت کا پیغام دیں اور انسانیت کے تناظر میں اپنے تنوع کو کھلے دل سے قبول کریں۔

پاکستان نے بین الاقوامی معاہدہ برائے شہری و سیاسی حقوق (انٹرنیشنل کووننٹ آن سول اینڈ پولیٹیکل رائٹس - آئی سی سی پی آر) پر دستخط کئے ہیں جو کہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے تحت منظور کردہ کثیرالجہتی معاہدہ ہے اور 2010 میں نافذ العمل ہوا۔ یہ معاہدہ اپنے فریقین کو عوامی اور سیاسی حقوق بشمول مذہبی آزادی کی پاسداری کا پابند کرتا ہے۔ آئی سی سی پی آر معاہدوں کا حوالہ یورپی یونین اور پاکستان کے درمیان 2014 میں طے پانے والے جی ایس پی + تجارتی اصولوں میں بھی دیا گیا ہے۔

یورپی یونین مذہب یا عقیدے کی آزادی پر یقین رکھتی ہے۔ جو انسانی حقوق سے متعلق یورپی کنونشن کے آرٹیکل 9 اور انسانی حقوق کے عالمی منشور کے آرٹیکل 18 میں شامل ہے۔ یہ آرٹیکلز (دفعات) افراد کے عقیدے پر عمل کرنے اور ان کے انسانی وقار کو تحفظ فراہم کرتے ہیں۔ لہذا یورپی یونین بین المذاہب مکالمہ کو فروغ دینے کے اقدامات کی حمایت کر رہی ہے۔ مزید برآں، بین المذاہب مکالمہ اس سٹریٹجک اینگیجمنٹ پلان (ایس ای پی) کے ترجیحی شعبوں میں شامل ہے جو پاکستان اور یورپی یونین کے مابین 2019 میں طے پایا۔ خصوصاً ایس ای پی کے تناظر میں یورپی یونین اور پاکستان نے بین الثقافتی و بین المذاہب مکالمہ، رواداری اور افہام و تفہیم کے فروغ بالخصوص باہمی تبادلہ علم، لوگوں کے مابین رابطے اور تعلیم کے فروغ پر اتفاق کیا۔

یورپی یونین وفد پاکستان، مولانا عبدالخبیر آزاد خطیب بادشاہی مسجد لاہور اور ڈاکٹر قبلہ ایاز کی بھرپور شمولیت سے اس ضمن میں دسمبر 2020 کے دوران ایک گول میز مکالمے کا انعقاد کیا گیا تاکہ بین المذاہب اور بین المسالک ہم آہنگی کو فروغ دیا جا سکے۔

شرکا میں اسلامی فرقوں اور مذہبی اقلیتوں کے قائدین، عقائد پر مبنی اداروں (ایف بی او)، سول سوسائٹی تنظیموں، انسانی حقوق اور قانونی ماہرین کے ساتھ ساتھ ماہرین تعلیم شامل تھے۔ ہمیں اس مسئلے سے متعلقہ تمام افراد کی بہتر نمائندگی مقصود تھی۔

مباحثے میں تمام شرکا کی نمائندگی یقینی بنائی گئی تاکہ سب کا موقف سنا اور سمجھا جائے۔ مباحثے کا ایک مقصد یہ بھی تھا کہ شرکا کے مابین مذہبی رواداری اور برداشت کے فروغ کے لئے باہمی اتفاق رائے قائم کی جائے۔ شرکا نے بھی انسانی حقوق اور مساوات کے احترام پر مبنی ایک روادار معاشرے کے لئے مل کر کام کرنے کے عزم کا اظہار کیا۔ گول میز کے نتیجے میں ہونے والا اعلامیہ ذیل میں دیا گیا ہے۔ یہ اعلامیہ شرکا کے مابین طے شدہ نکات پر عملدرآمد کے لئے ایک اچھا نقطہ آغاز فراہم کرتا ہے۔ ہم مذہبی رہنماؤں اور غیر مذہبی تنظیموں سے ان مقاصد کے نفاذ کے لئے مل کر کام کرنے کا مطالبہ کرتے ہیں۔

ڈاکٹر قبلہ ایاز اسلامی نظریاتی کونسل کے سابق چیئرمین ہیں

اندرولا کامینارا یورپی یونین وفد برائے پاکستان کی سفیر ہیں

## ﴿ اعلامیہ ﴾

بین المذاہب کونسل برائے امن و ہم آہنگی پاکستان کے تعاون سے یورپین ڈیلیکیشن ٹو پاکستان کے زیر اہتمام ایک روزہ  
بین المذاہب و بین المسالک مکالمہ پروگرام کا انعقاد بمقام سرینہ ہوٹل اسلام آباد

9/12/2020

مندوبین کا مشترکہ اعلامیہ:

- 1- اسلامی جمہوریہ پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح کے ویژن اور 1973 کے آئین پر مبنی ہے۔ پاکستان مسلم اکثریتی ملک ہے۔ جس کے شہریوں میں دوسرے مذاہب کے پیروکار بھی ایک بڑی تعداد بھی موجود ہیں۔ پاکستان کا آئین اپنے تمام شہریوں کے مساوی حقوق قطع نظر ان کے مذاہب یا مسالک، کی ضمانت دیتا ہے۔
- 2- فرقہ واریت اور مذہبی انتہا پسندی، قومی اور معاشرتی ہم آہنگی کو کمزور کرتی ہیں۔
- 3- لہذا، بین المذاہب اور بین المسالک مکالمہ، افہام و تفہیم اور رواداری کو فروغ دینا اور فرقہ واریت اور مذہبی انتہا پسندی کے رجحانات کو ختم کرنا پاکستان کے وسیع تر مفاد کا تقاضا ہے۔
- 4- ملک کے آئین اور قوانین پر عمل درآمد ضروری ہے۔ اور یہ حکومت، قانونی نظام اور آئین کے تحت دیگر اداروں کی ذمہ داری ہے۔ ہم ان تمام اداروں کے کردار کو تسلیم کرتے ہیں جو پاکستان میں امن کو فروغ دینے کی کوششوں میں مثبت کردار ادا کر رہے ہیں۔
- 5- اس مقصد کے حصول کے لیے ماضی میں قابل قدر کوششیں ہوئی ہیں اور یہ اب تک جاری ہیں۔ ان کوششوں کو تقویت دینے کی ضرورت ہے۔ اسی طرح کا ایک اقدام ”پیغام پاکستان“ اور اس کا بیانیہ ہے۔

- 6- تمام شہری بین المذاہب اور بین الممالک مکالمہ، افہام و تفہیم اور ہم آہنگی کو بڑھانے کے لیے اپنا کردار ادا کریں۔ ہم سب مذہبی رہنماؤں، مدنی معاشرے کے رہنماؤں، سیاست دانوں، ماہرین تعلیم اور مذہبی تنظیموں کی قومی ذمہ داری ہے کہ وہ اس مقصد کے لیے اپنے اثر و رسوخ کو بروئے کار لائیں۔
- 7- ان تمام کوششوں کا مقصد ارتباط اور پرامن معاشرے کو فروغ دینا ہے، جو تمام شہریوں اور مردوں اور خواتین دونوں کے لیے انسانی وقار اور مساوات کو یقینی بنائے اور تمام مذاہب کی عبادت گاہوں کے تحفظ کے لیے کام کرے۔

ہم اتفاق کرتے ہیں کہ:

- 1- ہم قائد اعظم محمد علی جناح کے ویژن اور پاکستانی آئین کے ساتھ اپنی بھرپور وابستگی کا اعلان کریں۔
- 2- ہم تسلیم کرتے ہیں کہ ریاست اور عدلیہ کے علاوہ دیگر تمام متعلقہ اداروں کی بنیادی ذمہ داری ہے کہ وہ شہریوں کے تمام حقوق اور بنیادی آزادیوں کے احترام اور حفاظت کی ذمہ داری کو پورا کریں اور تشدد کی کسی بھی شکل کی روک تھام کے

لیے قانون کی خلاف ورزیوں کا انسداد یقینی بنائیں۔

- 3- ہم پاکستان میں مذاہب اور عقائد کے تنوع کے وجود کو تسلیم کرتے ہیں اور ایک ایسے جامع ماحول کی خواہش رکھتے ہیں جو انسانی حقوق کے احترام اور تمام مذاہب کے پیروکاروں کے ساتھ برابری کے اصول پر مبنی ہو۔
- 4- ہم تسلیم کرتے ہیں کہ پاکستان کی ترقی اور ہم آہنگی کو فروغ دینے میں خواتین کا کردار بہت اہم ہے۔ اس لیے ہم عہد کرتے ہیں کہ خواتین کے حقوق اور معاشرے میں ان کے فعال کردار کے لیے بھرپور جدوجہد کریں گے۔
- 5- ہم اظہار رائے کے نام پر نفرت انگیز تقاریر کرنے اور لٹریچر کی اشاعت کی مذمت کرتے ہیں جس میں کسی مذہب، نسل یا رنگ کی بنیاد پر تہذیب کا پہلو شامل ہو یا ان کو ضرور پہنچانے کا سبب بنے۔
- 6- ہم تمام مذاہب کے نمائندگان ماحول کے تحفظ کا عہد کرتے ہیں۔ اور اسے آلودگی سے بچانے کے لیے اپنی کوششوں کو جاری رکھنے کا اعلان کرتے ہیں، کیونکہ یہ ہمارا مشترکہ ورثہ ہے اور ہمارے مستقبل کے لیے بہت اہمیت رکھتا ہے۔
- 7- ہم تجویز کرتے ہیں کہ حکومت بین المذاہب مکالمہ، افہام و تفہیم اور ہم آہنگی کی اہمیت کے اعتراف کے طور پر ایک قومی دن طے کرے تاکہ ملک بھر میں اس موضوع پر سالانہ سرگرمیوں کو فروغ ملے اور اس دوران اپنی پیش رفت کا جائزہ لیا جائے اور ممکنہ مزید اقدامات کی نشاندہی کی جائے۔
- 8- ہم بین المذاہب اور بین الممالک مکالمہ، افہام و تفہیم اور ہم آہنگی کو فروغ دینے کے لیے زبانی، ابلاغی اور عملی اقدامات کا عہد کرتے ہیں۔ اس سلسلے میں منبر و محراب اور دیگر مذاہب کی عبادت گاہوں اور مدنی معاشرے کے فورمز سے استفادہ کیا جائے۔